



حزب الانصار

(دین کے مددگاروں کا گروہ)

پنجاب کا سب سے بڑا اسلامی تبلیغی ادارہ جو ۱۹۲۹ء سے اسلامی خدمت میں سرگرم ہے جامع مسجد بھیرہ کی عظیم الشان عمارت کی مرمت دارالعلوم عزیزہ بھیرہ کا اجراء اور اس کے ماتحت کئی جگہ مدارس عربیہ کا قیام دارالبیلقین سالانہ تبلیغی کانفرنس غرض ہر طریقہ سے مسلمانوں کی تعلیم - اقتصادی اور مجلسی اصلاح اور تنظیم کے لئے مسلسل مساعی جاری ہیں جماعت کا ترجمان جریدہ شمس الاسلام ہر ماہ بھیرہ سے شائع ہوتا ہے - حزب الانصار کے قائم کردہ دینی اداروں کی امداد اور جریدہ شمس الاسلام کی توسیع اشاعت میں حصہ لیکر اور جماعت کے معاون بنکر ثواب دارین حاصل فرمائیں -

افتخار احمد بکری کان اللہ

امیر حزب الانصار بھیرہ پنجاب

پیامِ گرامر حضرت نوح علیہ السلام کی نور اللہ صریح

مختلہ کاسرہ

مدیر مسئول
محمّد حسین

مدرسہ اسلامیہ
عوام -
معاذین -
طلیبہ -

بھیرہ شمس اسلام جامع مسجد بھیرہ پاکستان

۷۸۶

ہر انگریزی ماہ کی گیارہ تاریخ کو پابندی وقت شائع ہوتا ہے۔

شمس اسلام

بھیرہ

ہندوستان والے اپنا چندہ حاجی فضل الہی عبد المجید صاحبان

کیشن ایجنٹس ۱۵ قوآب مسجد شریف ممبئی دہندہ ستان، کو بذریعہ مٹی آرڈر روانہ کریں۔

جلد ۲۲ شعبان المعظم ۱۳۷۷ھ بمطابق ماہ مئی ۱۹۵۷ء شماره ۵

فہرس

لکھنے والے

بزم انصار

جذبات امیر (نظم)

شہزاد

اسلام ہی پاکستان کی سالمیت اور استحکام کو برقرار رکھ سکتا ہے۔

اسلام اور اشتراکیت

بھارت کے دروکی و افادہ (نظم)

رسالہ مصباح الفلام

ایڈیٹر

ماہر القادری

مولانا سید سیاح الدین صاحب کاکا خیل

پاک پارلیمنٹ میں محترم چودھری معظم حسین صاحب کی تقریر

محترم قاضی مراد شاہ صاحب شمس لاٹری

مولانا غلام دستگیر صاحب (نامی)

مولانا قاضی شمس الدین صاحب

سرخ نشان

دائرہ میں سرخ نشان سالانہ چندہ ختم ہونے کی علامت ہے۔

آئندہ ماہ کا رسالہ بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ جس کے دائرہ

اخراجات سے بچنے کیلئے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ اپنا چندہ بذریعہ مٹی آرڈر بھیجیں۔ خریداری منظور نہ ہو تو اطلاع دیں۔ غدارا وی پی چین فراہم ایک اسلامی ادارہ کو نافع نقصان نہ پہنچائیں۔ خط و کتابت کرتے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (غلام حسین منیجر)

بِسْمِ الْاَنْصَارِ

کوائف کارکردگی حزب الانصار

دینی تعلیم دلائیں۔

حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب گوی مدظلہ العالی نے تاسانگی طبیعت کے باوجود تشریف لا کر کارکنان حزب الانصار کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور آپ نے فارغ التحصیل طلبہ سے خطاب فرماتے ہوئے نہایت بیش قیمت نصائح فرمائیں۔ آپ کے بعد صاحبزادہ مولانا کریم صاحب بی۔ اے نے مختصر تقریر میں سند یافتہ طلبہ کو فرمایا۔ کہ آپ حضرات اس بات پر غلین نہ ہوں کہ ہمارا مستقبل روشن نہیں۔ ہماری سرپرستی حکومت نہیں کر سکی۔ آپ کو رجعت تقرری کرتے ہوئے اپنے اسلاف کے حالات کو دیکھنا چاہیے۔ کہ ان کے پاس کچھ نہ تھا۔ مگر جب کلمۃ الحق کے لئے کھڑے ہوئے تو زمین نے اپنے دھینے اگل کر اُنکے سامنے رکھ دیئے۔ اور فتح و نصرت نے اُنکے قدم چومے۔ آپ بھی اپنے اندر اخلاص اور عمل پیدا کیجیے گا۔ آپ خدا کے دین کی خدمت کریں۔ اللہ کریم آپ کی امداد کرے گا۔

مَنْ كَانَ لِلَّهِ كَانَتِ لَهُ الْوَسِيلَةُ -

دعا خیر | اس پاک و بابرکت مجلس میں جبکہ برکات و انوار کا زول ہو رہا تھا۔

تو دارالعلوم غزویہ کے معادین، مدین اور سرپرست

مولود حبیب الرحمن شہید پیر کا دن کارکنان حزب الانصار کے لئے خوشی و مسرت کا دن تھا۔ جیسے زمیندار اپنی کھیتی کا غرہ اٹھانے پر شادان و فرحان نظر آتا ہے۔ ایسے ہی اس دن گلشن باغ محمدی کے نو تالان اپنی کامیابی پر پھولے نہیں سماتے تھے۔ کہ خداوند کریم نے آج موقعہ عنایت فرمایا ہے کہ ہم طالبان علوم دینیہ دارالعلوم غزویہ سے دستار فہلیت اور اسناد لیکر رخصت ہو رہے ہیں۔ چھوٹے اور معصوم بچے اپنی معصومانہ انداز میں فائز المرام ہونے والے طلبہ کو مبارکباد دے رہے تھے۔ اور بچوں کی قرآن خوانی و نعت خوانی نے مجلس کو پر کیف بنایا۔

ختم فیہ | مولود حبیب الرحمن شہید پیر کے روز قرآن مجید کے

ترجمہ اور بخاری شریف کا ختم ہوا۔ اس بابرکت اجتماع میں فرزندانِ توحید کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا خدا بخش صاحب مدظلہ نے قرآن مجید کی آخری سورتوں کا ترجمہ اور تفسیر بیان فرمائی۔ اس کے بعد بخاری شریف کی آخری حدیث کلمتان الثقلین علی المیزان پر علم و عرفان میں ڈوبی ہوئی تقریر فرمائی۔ سامعین کی آنکھیں اشکبار تھیں آخر آپ نے حاضرین کو تلقین فرمائی۔ کہ اپنے بچوں کو

حضرات کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ کہ اللہ کریم ان کی عزت، جان اور مال میں برکت دے۔ اور دینی خدمت کی بیش از بیش توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔ بالنبی الامین۔

سالانہ امتحان طلبہ دارالعلوم عزیز یہ کاسالہ امتحان حضرت علامہ مولانا محمد ضیف صاحب سجادہ نشین کوٹ مو من نے کیا۔ مکمل حالات و نتیجہ امتحان آئندہ اشاعت میں شائع کیا جائے گا۔

دارالعلوم نمبر تین رمضان المبارک کو انشاء اللہ العزیز قارئین شمس الاسلام کجھ مدت میں دارالعلوم عزیز یہ نمبر پیش کیا جائے گا۔ جس میں دارالعلوم عزیز یہ کے کوائف و کارکردگی تفصیلی حالت پر سیر حاصل تبصرہ ہوگا۔

مصبیح الظلام اس شمارہ میں آپ کو مصباح المقلد نظر آئیگی۔ اس کے مصنف حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب مدظلہ ساکن ہدویش نہایت

فاضل اور جید عالم ہونے کے علاوہ باخلا ہیں۔ آپ نے اس چیز کو محسوس کیا کہ سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ اعراض کر رہے ہیں۔ اور اپنی خواہشات نفسانی کی خاطر ڈاڑھی پر کٹی قسم کے اعتراض کرتے ہیں۔ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ دیکھئے صاحب! یہ ملاؤں کی ڈاڑھیاں کتنی لمبی ہیں۔ شریعت میں اتنی لمبی ڈاڑھی کبھی ممنوع ہے۔ ڈاڑھی کی شرعی مقدار صرف جو کے داغ کے برابر ہے۔ ساتھ ساتھ آپ نے مَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ کی تفسیر فرماتے ہوئے قرآن و حدیث کی روشنی میں ڈاڑھی کی صحیح شرعی مقدار کی تحقیق فرمائی ہے۔ اللہ کریم آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس سالہ کے نئے علیحدہ بھی چھپ گئے ہیں۔ صاحب ضرورت حضرات مندرجہ ذیل مقامات سے طلب فرمائیں:

(۱) الحاج مولانا قاضی شمس الدین صاحب بمقام درپور پورہ
(۲) دفتر حزب الانصار بمیدانہ ضلع سرگودھا

جذبات ماہر

(مآہر القادری)

اور ہم اللہ کے پیغام کی باتیں کریں
کس لئے پھر حفظ و خیام کی باتیں کریں
اس طرح سے گردشِ ایام کی باتیں کریں
میکدوں میں بھی شکستِ جام کی باتیں کریں

اہلِ دنیا زلفِ عنبرِ فرام کی باتیں کریں
بوڈ و سماں کے جامِ شوق سے سرشار ہیں
وقت کے دھارے کو ٹرنا ہے ہمارے ساتھ ساتھ
مغفلوں میں چل کے ہرماںِ طرب کو توڑ دیں!

دوستو! آؤ کہ اب کچھ کام کی باتیں کریں

(پشکرتیہ فامان)

چھوڑ کر ہر ذکر صرف اسلام کی باتیں کریں

شہادت

﴿مَوْلَانَا سَيِّد سَيِّاح الدِّينِ ضِلَاكَ كَاخِيَل﴾

قرآن مجید کی تعلیم

مرکزی دستور ساز اسمبلی میں مشرقی بنگال کے ایک عہد کی تحریک پاک بل منظور ہوئے۔ جس کی بنا پر پاکستان کے تمام سکولوں اور تعلیمی اداروں میں قرآن مجید کی تعلیم لازمی قرار دی گئی ہے۔ اللہ کے انتہائی مدد کے بعد ہی سہی۔ ہمارے ان مرکزی نمائندوں کو اتنا خیال تو پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی اس مقدس کتاب کو سکولوں کی فضا میں پڑھنے پڑھانے کے لئے جگہ ملنی چاہئے۔ خدا کے بل منظور ہو جانے کے بعد اسکی تنفیذ و اجراء اور اس کے مطابق تعلیمی اداروں میں تسلیم و تدریس کے انتظام میں ایسی تاخیر نہ ہو جائے جو عموماً اس قسم کے قوانین و ضوابط کے اجراء و تنفیذ میں ہوا کرتی ہے۔ بحیثیت مسلمان کے ہم کو اس پر خوشی ہے۔ اور جس عہد نے تجویز پیش کی اور جنہوں نے تائید کے منظور کرائی ہے ہم ان سب کے لئے دعا و خیر کرتے اور شکر یہ ادا کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ عرض کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ایسی صورت میں جب کہ تمام نظام تعلیم خالص مادہ پرستانہ اور فرنگیانہ بنیادوں پر قائم ہو۔ تمام نصاب میں وہ نظریہ کار فرما ہو جو رنگ و نسل کے لحاظ سے ہندوستانی اور افکار و خیالات کے لحاظ سے انگریز پیدا کرنے کا نظریہ تھا۔ تو یہ جڑی تبدیلی اور بطور ضمیمہ قرآن مجید کے الفاظ کی یہ تعلیم کوئی خاص اثر انگیز اور نمایاں تبدیلی پیدا نہیں کر سکتی۔ بلکہ یہ ہے کہ تمام نظام تعلیم کو صحیح اسلامی بنیادوں پر قائم

کیا جائے۔ اور کتاب و سنت کو اصل بنیاد قرار دے کر تمام دوسرے علوم کو اور ہر قسم کے اکتشافات اور علمی نظریات کو اس کے تابع بنا دیا جائے۔ اور جس دن ہمارے محبوب اسلامی مملکت پاکستان میں یہ بنیادی تبدیلی کی گئی۔ اُس وقت حقیقی خوشی کا مقام ہوگا۔ اور اُس وقت یہ واقعہ ہو سکے گی کہ ان تعلیمی اداروں میں پڑھ کر اور تربیت حاصل کر کے ہمارے نو نصاب صحیح اسلامی سیرت و کردار کے زیور سے آراستہ ہونگے۔ اور ان اداروں کا مستند تعلیم یافتہ صحیح اسلامی اخلاق و اعمال کا نمونہ ہوگا۔ خدا کے لئے کہ جلد از جلد ایسا ہو جائے۔

یوم تشکر

نصوص صریحہ کی بنا پر علماء امت کا متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی امت یعنی مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اور مسلمانوں کے ساتھ ان کا کوئی تعلق مرزا صاحب کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے بعد باقی نہیں رہتا۔ لیکن اس کے باوجود انگریزی دور میں انگریز نے اپنی مقصد برآری کے لئے اس خود کاشتہ پودہ کی آبیاری کی۔ اور مرزائیوں کو مسلمان قرار دے کر مسلمانوں پر ان کو مسلط کر دیا تھا۔ اور مسلمانوں کے نمائندے ہونے کی حیثیت سے مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں میں اور دوسرے اداروں میں پہنچنے کا موقع انہیں حاصل رہا۔ قیام پاکستان اور ایک اسلامی مملکت کے ظہور پذیر

کے ہاں جا کر اپنی معروضات پیش کرے۔ اور انکو اس طرف توجہ دلائے۔ تاکہ اگر وزیر تعلیم خود قرآن و حدیث کے علم کو تعلیم نہیں سمجھتے اور اس کی سرپرستی اور ترویج و اشاعت کو اپنی ذمہ داری میں داخل نہیں سمجھتے تو انہیں سمجھا دیا جائے کہ یہ بھی ”تعلیم“ ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں ہم بھی اپنی رائے کا اظہار ضروری سمجھتے ہیں۔

تمہیں مدارس کا کوئی وفد اگر وزیر تعلیم کے پاس اس غرض کے لئے جاتا ہے کہ ہم بھی کنگول گداٹی لے کر بد دولت پر حاضر ہوئے ہیں۔ گراٹھ کی صورت میں کچھ خیرات کا ٹکڑا ہمیں بھی دیا جائے اور وزیر تعلیم اہل مدارس سے کچھ شرائط اور پابندیاں منوا کر اور نظام میں دخل انداز ہو کر معمولی گرانٹ کا تقرر کریں تو یہ صورت اصل مقصد کے لحاظ سے کچھ مفید نہیں بلکہ مضر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تھوڑی سی گرانٹ کے عوض میں ہم اپنے اخکار و خیالات کو، اپنے نصاب اور طریقہ تعلیم کو بالکل غلام بنا رہے ہیں۔ اور آزاد تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے پھر ان مدارس سے شیران بیشہ حریت نہیں نکل سکیں گے بلکہ دور رس کے ایسے امام پیدا ہوں گے جو مسلمانوں کو سلاطین کا پرستار بنا یا کریں گے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ دینی علوم اور عربی مدارس کا سارا نظام اور سارا کام وزارت تعلیم اپنی کفالت میں اس طرح لے کہ تمام انراجات حکومت برداشت کرے۔ دیندار متقی، ماہر تعلیم و تربیت کا ہر علماء کی ایک ایسی کمیٹی کے ذریعہ سے عربی مدارس کا یہ انتظام اس نہج پر ہو کہ وہ کمیٹی نصاب تعلیم، طریق تعلیم اور دوسرے امور میں بالکل آزاد ہو۔ اور وہ اپنی

تعلیمی پالیسی کو آزاد رکھ کر ان مدارس کو چلائے۔ اور پھر ان مدارس کے مستند علماء کو حکومت باقاعدہ طور سے اعلیٰ تعلیم یافتہ کی حیثیت سے سمجھے۔ اور حکومت کے مختلف اداروں میں قابلیت کے لحاظ سے اُس کو بھی موزون جگہ دیا کرے۔ اُس کو اور اس کی تعلیمی سند کو عزت و وقعت کی نگاہ سے دیکھے۔ تاکہ اُس کو دیکھ کر دوسرے لوگوں کو بھی دینی تعلیم حاصل کرنے امدان مدارس عربیہ سے مستفید ہونے کا شوق پیدا ہو۔ اور اب کی طرح قرآن و حدیث کی مہارت کو صرف ”لامتیت“ نہ سمجھا جائے بلکہ اس کو ایک مقام عزت و افتخار سمجھا جائے۔ یہ صورت مقصد کے لحاظ سے مفید ہے۔ اور پاکستان میں ضرورت بھی ایسے مدارس عربیہ کی ہے۔ جہاں کے فاضل قوم کی ہر طرح رہنمائی و پیشوائی کر سکیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ موجودہ ارباب اقتدار سے یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ وہ اس مفید و معقول مطالبہ کو مان جائیں۔ ہر حال جد و جہد کرنی چاہئے۔ کم از کم یہ تو پھر نہیں کہا جائے گا کہ کوئی مناسب تجویز سامنے نہیں رکھی گئی۔

بقیہ ص ۱۰۔ میں انکے کندھوں پر آ پڑی ہیں..... میری دعا ہے اور میں امید کرتا ہوں..... کہ وہ وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے اٹھیں گے۔ اور اپنے عمل سے حوام کو یہ یقین دلائیں گے کہ انہوں نے واقعی اپنے آپ کو اسلام اور پاکستان کی عظمت کیلئے وقف کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر قائم رکھے..... اور..... ہماری سرگرمیوں میں رہنمائی کرے..... آمین۔
(ماخوذ از ”کوشر“)

اسلام اہی پاکستان کی سالمیت استحکا کو برقرار رکھ سکتا ہے

ہم نے بجٹ تیار کرتے وقت اسلام کو بالکل نظر انداز کر دیا

(پاک پارلیمنٹ میں چودھری معظم حسین کی تقریریں)

ذیل میں پاک پارلیمنٹ کے رکن چودھری معظم حسین (مشرقی بنگال) کی وہ تقریر دی جا رہی ہے جو موصوف نے ۲۴ مارچ کو بجٹ پر بحث کرتے ہوئے پارلیمنٹ میں کی۔ بجٹ پر بحث کرنے میں جن ارکان پارلیمنٹ نے حصہ لیا۔ ان کی تقریریں اخبارات میں چھپ چکی ہیں۔ لیکن چودھری صاحب کی یہ تقریر کسی اخبار میں خصوصاً اردو اخبار میں بالکل نہیں چھپی۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ کیوں؟ تاہم یہ بڑی مسرت کی بات ہے کہ پاک پارلیمنٹ میں بھی ایک ہندو مومن خالص اسلامی ذہن دیکھنے والا موجود ہے۔ اور اس کے لئے بھی مشرقی پاکستان مبارک باد کا مستحق ہے۔ کیونکہ اب تک جتنے اصلاحی اسلامی بل پارلیمنٹ میں پیش ہوئے ہیں۔ وہ مشرقی بنگال ہی کی طرف سے ہوئے ہیں *

میری ڈاڑھی قطعی طور پر ایک انقلاب کی علامت ہے۔ اور وہ ہے دل کا انقلاب۔ اور میری پرشوق تمنا ہے کہ انقلاب کی یہی روح میرے دوستوں میں بھی بیدار ہو جائے۔

خود ستانی تباہ کن ہے | صدر محترم! یہ سخت ناشکر گزاری ہوگی۔ اگر

میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کروں جس نے اپنے بیحد و حساب لطف و کرم کی بدولت ہمیں نہ صرف غلامی کی زنجیریں توڑ ڈالنے کے قابل بنایا۔ بلکہ اس خورد سال ریاست کی اقتصادیات کو بھی مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کی توفیق بخشی۔ اگر ہم اس بات کا تجزیہ کریں کہ اس معاملہ میں ہماری منصوبہ بندیوں کو شششوں کا کس قدر دخل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کتنا کام کر رہا ہے۔ جس نے غیر متوقع طور پر ہمیں اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے حالات دیا کئے تو ہم اس یقین کلی کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے

صاحب صدر! بجٹ پر اظہار خیال سے پیشتر میں اس دیوان کے اندرونی اور بیرونی دوستوں کو اپنی ڈاڑھی کے متعلق بتا دینا چاہتا ہوں۔ کچھ ایسا نظر آتا ہے کہ میری نئی ڈاڑھی ایک نوعی ملکیت بن گئی ہے۔ یہ میرے مفرد دستوں کے لئے لابی میں انبساط و مسرت کا سامان بنتی رہی ہے۔ اس کی بدولت پریس رپورٹروں کو حیرت و استعجاب کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس نے میرے عزیز دوست میاں افتخار الدین کو اس حد تک سرا سیمہ کر دیا ہے کہ وہ ایوان میں تحریک التوا پیش کرنے کے متعلق سوچنے لگے ہیں۔ تاکہ اس عظیم الشان اور اہم عوامی مسئلے کا تصفیہ ہو سکے۔

ایک وزیر دوست کہہ رہے تھے کہ تمہاری ڈاڑھی کسی حقیقی انقلاب کا مظہر نہیں۔ اس ضمن میں میں پوری سچائی اور غلو ص کے ساتھ یہ تسلیم کرتا ہوں کہ

کہ پاکستان کی تخلیق کی طرح ملکی اقتصادیات کو مضبوط بنانا
میں بھی چارازادہ مانتے نہیں ہے۔

اپنی نو غیر ریاست کی تاریخ کے اس نازک لمحے
میں اطمینان اور خود ستائی دشمنوں کی ریشہ دوانیوں
سے بھی زیادہ تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے۔ ضرور ہے
کہ ہم سختی سے اپنے نفس کا محاسبہ کریں تاکہ راہ میں
گنے والے گڑھوں سے بچے اور صراط مستقیم پر قائم رہ
سکیں۔ اس ایوان پر عظیم الشان ذمہ داری عائد ہوتی ہے
اور ہمیں ان باتوں کے متعلق جن کی کارگذاری میں ہمارا
کوئی دخل نہیں خود اپنی تعریف کرنے میں غرق نہیں
ہو جانا چاہئے۔ ذمہ داری کا یہی وہ احساس ہے جسے
مجھے اس بحث کے متعلق چند فقرے کہنے پر آمادہ کیا۔
جو آئیں وزیر مالیات نے پیش کیا ہے۔ اور جس کی تفسیر
و توصیف ہر طرف سے ہو رہی ہے۔

میرے خیال میں اس مسئلہ پر اس طرح اظہار خیال
کرنا بنیادی طور پر غلط ہے۔ کیونکہ ریاست کوئی تجارتی ادارہ
نہیں ہوتی۔ کم از کم یہ نظریہ خیر اسلامی ہے۔ اسلامی ریاست
کا مقصد عوام کی ہمہ گیر بھلائی ہوتا ہے۔ اور اسلام کے اس
نصب العین کی تکمیل جو انسانیت کے سادے دکھونکا دوا ہے۔

پاکستان کی سالمیت اور اسلام | پاکستان سے محبت
کرنے والا کوئی

شخص اسلام کی اس اہمیت سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ وہی
ایک ایسا جز ہے جو پاکستان کے مختلف صوبوں اور درواز
تک پھیلے ہوئے خطوں کے سانی تمدنی اور جغرافیائی
اختلافات کے علی الرغم اس ملک کی سالمیت اور استحکام کو
برقرار رکھ سکتا ہے۔ میں ایوان کو اس بات سے آگاہ کرنا
اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ جب تک ہم اسلام کو وہ بنیادی

اہمیت نہ دیں گے جس کا وہ سزاوار ہے۔ انتشار پسند
طاقتوں کو اپنی مرضی کے خلاف اس ملک
کی سالمیت اور استحکام پر حملہ آور ہونے کی دعوت دیتے
رہیں گے۔ اگر کوئی شخص اس ریاست کے قالب کے
لئے اس بنیادی جز کی اہمیت سے غافل ہے تو میں
کہوں گا کہ وہ یا تو ان مسائل کی اہمیت ہی سے بے خبر
ہے جو ہمیں درپیش ہیں۔ یا وہ جان بوجھ کر ہماری ریاست
کی بڑی کھود رہا ہے۔

ہمیں اس حقیقت سے ہمیشہ آگاہ رہنا چاہئے جس
کو ہم نے قرارداد مقاصد میں تسلیم کیا ہے۔ کہ پاکستان الٰہی
تعالیٰ کی امانت ہے۔ اور اس کا انتظام اس ملک کے باشندوں
کے نمائندے اس کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق
کریں گے۔ یہ ایک مقدس امانت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے
اس امانت کے لئے ذرائع بھی جیسا کہ دیئے ہیں۔ انہی میں
سے ایک نعمت خیر مرقبہ پچاس کروڑ کی وہ بچت ہے جو
پچھلے دو سالوں میں ہوئی۔ اور جس کا ہمیں کبھی خواب
خیال ہی نہ تھا۔ تمام ضروری ذرائع اور وسائل سے آراستہ
پیراستہ ہو جانے کے بعد اب راہ عمل کا تعین اور اس امر
کی دیکھ بھال ہمارا کام ہے کہ ہم اس عظیم امانت کا بوجھ
کس طرح اٹھائے ہوئے ہیں۔

میں قرآن کریم کی ایک آیت کا حوالہ دیتے بغیر نہیں
رہ سکتا۔ اس آیت کی روشنی میں ہم اپنے فرض کو پورا کر
سکتے ہیں۔ ثم جعلناکم خلائف فی الارض من
بعدہم لنتظرن کیف تعملون۔ پھر ہم نے تمہیں زمین
میں خلافت عطا کی ان کے بعد۔ تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیا
عمل کرتے ہو۔

گو یا اللہ تعالیٰ ہمارا امتحان لے رہا ہے۔ اب آئیے !

اس عظیم الشان ذمہ داری کی روشنی میں جو ہم پر عائد ہوتی ہے۔ اس بحث کی جانچ پڑتال کریں۔

ہمارے فاضل بحث میں اسلام کا حصہ

مدرسہ محترم! مجھے یہ دیکھ کر بے حد حدمہ پہنچا کہ اس بحث میں ہماری ریاست کے بنیادی مقصد..... اسلامی نظام حیات..... کو حاصل کرنے کے لئے کوئی مد نہیں رکھی گئی۔ اسلامی نظام حیات کو اپنانے کے لئے ہم نے عملاً کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ زیادہ وقت نہ ہونے کی وجہ سے میں اس معاملے کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے بحث نہیں کر سکتا۔ اس لئے صرف چند اشاروں اور بنیادی اہمیت رکھنے والی چند تجویزوں کے ذکر پر قناعت کرونگا۔

سب سے پہلے تعلیم کو لیجئے۔ کیا ہم نے اپنے بچوں کو اسلامی نقطہ نظر سے تعلیم دینے کے لئے اس بحث میں کوئی رقم مخصوص کی ہے؟ کیا ہم جانتے ہیں کہ ہمیں اس وقت اسلامی فکر پر تعمیر کردہ جدید سکولوں کی شدید ضرورت ہے۔ تاکہ اسلامی لائسنس پر ایک ایسی نسل پر وان پڑھ سکے جو ایک نئے نظریہ کی حامل اور ایک جدید اسلامی ریاست تعمیر کرنے کی پر مشقت ذمہ داری اٹھانے کی اہل ہو۔ کیا یہ بات شرمناک نہیں کہ آج بھی پاکستان کے دونوں حصوں میں ہمارے ہماراؤں کے بچے شہری سکولوں میں تعلیم پا رہے ہیں؟

پھر کیا ہم نے اپنے عوام کو صحیح اسلامی تعلیم دینے کا کوئی انتظام کیا ہے۔ تاکہ وہ اپنی زندگیوں کو کتاب و سنت کے سانچے میں ڈھال سکیں؟..... نہیں۔

ہم نے اردو کی ترقی کے لئے ۵ لاکھ کی رقم مخصوص کی ہے۔ لیکن کیا ہم نے قرآن کریم کی زبان کو رواج دینے کے لئے بھی کچھ کیا ہے؟ جو اسلامی تعلیمات کو سمجھنے اور باہر کی اسلامی

دنیا سے ہمارے تعلقات مضبوط بنانے کے لئے نہایت ضروری ہے؟..... نہیں۔

پھر کیا ہم نے اسلامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کے لئے کوئی قدم اٹھایا ہے جہاں زندگی کے مختلف شعبوں کے متعلق اسلامی احکام کی جدید حالات کے مطابق تعبیر کی جاسکے؟..... اس سوال کا جواب بھی نفی میں ہے۔ اس سلسلے میں ہم نے جن باتوں کو نظر انداز کیا۔

مندرجہ بالا چند اشارات بطور مشتبہ نمونہ از خروائے ہیں۔ **”منکر کا فروغ“** اب میں اپنی ان کوتاہیوں کی چند نمایاں مثالیں پیش کر دوں گا۔ جو ہمیں اسلام سے دور لے جا رہی ہیں :-

میرا خیال ہے کہ اس ایوان کے ہر رکن نے کراچی ڈھاکہ اور لاہور ایسے بڑے شہروں کے بازاروں میں کتابوں کی ان دکانوں اور سٹالوں کو دیکھا ہوگا۔ جو بیرونی مالک سے آنے والی فحش اور اخلاق کتابوں اور رسالوں کو بیٹھائے ہیں۔ اور پہلے نوجوان طبقے کے دل و دماغ کو زہر آلود کر رہے ہیں۔ برہنہ تصویروں والے کھلونے بڑی تعداد میں دکانوں اور بازاروں میں بیچے جاتے ہیں۔ اور اس طرح ہمارے نوجوان پینہ ایک کر کے گماتے ہوئے روپے کو ضائع کیا جا رہا ہے۔ کیا ہم نے ان سب کے انشاد کے لئے کوئی سرگرمی دکھائی ہے؟..... ہم پھر کہتے ہیں کہ نہیں! اس کے برعکس اس قسم کی دکانوں اور سٹالوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

پھر میں یہ بھی پوچھتا ہوں کہ کیا شراب اور دوسری نشیلی چیزوں کو روکنے کے لئے بھی کوئی واضح کارروائی کی گئی ہے؟ پہلے ہم میں سے بعض لوگ یہ دلیل پیش کیا کرتے تھے..... اگرچہ یہ دلیل ایک مرد منہ

کی نظر میں کوئی وزن نہیں رکھتی۔..... کہ اگر ہم نے ان اشیاء کو ممنوع قرار دیدیا۔ تو ہمارے اقتصاد کو سخت نقصان پہونچے گا۔ لیکن اب جب کہ اللہ تعالیٰ نے لٹے کروڑ کی بچت عطا کی ہے۔ اس دین کی کیا وقعت رہ جاتی ہے؟ اور اب ہم کیا بہانہ کر سکتے ہیں؟ ہمیں اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہیے اور اس کے احکام کی پیروی کرنی چاہیے۔ اُسی نے ہمیں یہ سر زمین عطا کی۔ اور ہماری اقتصادیات کو مضبوط بنانے کے لئے ایسے حالات پیدا کئے۔ اور وہی ہمیں لے والے حالات سے عمدہ برآ ہونے کے قابل بنائے گا۔ اگر ہم اس کے فرمانبردار ثابت ہوتے اور اس کے احکام پر عمل کیا۔

کیا ہونا چاہئے؟ | اس لئے میں اس ایوان سر در خواست کرونگا۔ کہ وہ اپنی

ذمہ داریوں کا احساس کرے۔ اور ایک ایسی پالیسی مرتب کرے جو اپنے اللہ سے کئے ہوئے عہد و پیمان کے مطابق ہو۔ اس مقصد کے لئے میں رائے دوں گا۔ کہ حسب ذیل موثر تجویزوں پر عمل کیا جائے۔ (۱) مختلف صوبوں اور مرکز میں اسلامی بنیادوں پر ماڈل سکول قائم کئے جائیں۔

(۲) پاکستان کی تمام زبانوں میں ترجمہ شدہ قرآن مجید سستے داموں پر چھپائے جائیں۔

(۳) قرآن مجید کی زبان کی نشو و نما کے لئے کوشش کی جائے اور اس کے لئے ۵ لاکھ روپے بجٹ میں مخصوص کئے جائیں۔

(۴) اسلامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جائے جس میں اسلام کی روشنی میں علم کی مختلف شاخوں کی ریسرچ کا کام ہو۔

(۵) فحش اور اخلاق سوز لٹریچر اور کھلونوں وغیرہ کی درآمد فوراً روک دی جلتے۔

عمل! عمل! عمل! | اس حقیقت کے پیش نظر کہ اسلامی ریاست کو

چلانے کے لئے اشد ضروری ہے کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں ریاست کی باگ ڈور ہو وہ اسلامی کردار کے حامل ہوں۔ ہمیں چاہئے کہ حکومت کی اسامیوں پر نئی تقرریاں کرتے وقت امیدوار کے اسلامی اخلاق اور کردار کو اہمیت دیں۔ اور بھرتی کرنے والے افسروں کو اس بارے میں خاص طور پر ہدایت کریں۔ اسی طرح ملازموں کو ترقی دینے وقت جہاں ان کی افضلیت اور قابلیت و کارگزاری وغیرہ کو نظر میں رکھا جائے۔ وہاں یہ بھی دیکھا جائے کہ متعلقہ فہر یا عہدیدار اسلام کے اصولوں پر کس حد تک ایمان رکھتا ہے۔ اور اپنی زندگی میں ان پر عمل کرتا ہے۔ اس ضمن میں اگر یہ کہوں تو بے جا نہ ہوگا۔ کہ بہترین طریقہ تبلیغ خود عمل کر دکھانا ہے۔ اس لئے اگر..... ہمارے رہنما پاکستان کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے اشد ضروری ہے۔ کہ وہ پہلے خود اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہوں اور اسلامی زندگی بسر کریں۔

میں اس ایوان سے پھر گزارش کروں گا کہ وہ اس حقیقت پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرے کہ اسلام کے ساتھ جو آنکھ مچولی کھیل جا رہی ہے بند کر دی جائے۔ ہم سب اسلام کے علمبردار ہیں اور ہمیں اسلام کے لئے متحدی کے ساتھ کام کرنے کا پختہ ارادہ کر لینا چاہئے۔

میں اپنے وزرائے کرام..... خصوصاً اپنے ہر دلعزیز وزیر اعظم سے جنہیں قرارداد مقاصد پیش کرنے اور ملک کی اضطراب انگیز نازک حالات میں رہنمائی کرنے کا فخر حاصل ہے..... گزارش کرونگا۔

کہ وہ اپنی ان عظیم ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ جو اسلام کے مطابق اس ملک کی قسمت بنانے کے سلسلے

اسلام اور اشتراکیت

(محترم قاضی مراد شاہ صاحب شمس لانگری)

موجودہ زمانے میں اشتراکی اقوام کی جدوجہد سے دنیا میں ایک فتنہ لادینی وقوع پذیر ہو رہا ہے۔ اشتراکیت سیلاب بچنے کے لئے مختلف مذاہب کے پیروچ و تاب کھا کر اپنے بچاؤ کا انتظام سوچ رہے ہیں۔ سرمایہ دار اور مزدور کا تضاد لایہی ہو چکا ہے۔ کارل مارکس بیدین و مادہ پرست کے خیالات کی ہوا شمالی کرہ سے چل کر بادِ سموم کی طرح کئی ایک قوموں کو اپنے اثر میں لاکر ہلاک کرنے میں مشغول ہے۔ علامہ اقبالؒ نے کارل مارکس مصنف کتاب سرمایہ کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے

صاحب سرمایہ از نسل خلیل + یعنی آن پیغمبر بے جبرئیل
زانکہ حق در باطل اور مضمرست + قلب مومن بخشاک فرست
در حقیقت اشتراکیت کی پیدائش کا سبب مغربی

جمہوریت کی فریب کاری اور ریا کاری ہے۔ اب ان ہر دو نظریوں میں تضاد رہنا ہو رہا ہے

ہر دو راجان تصور و ناشکیب + ہر دو یزدان شناس آدم فریب
زندگی میں فروج آن را خراج + در میان این سنگ آدم زجاج
غرق دیدم ہر دو را در آب گل + ہر دو را تن روشن تار یکدل
حیات انسانی پر اگر اسلام کے نظریہ سے غور کیا جائے

تو نتائج کے اعتبار سے اسکی جب ذیل چار قسمیں ہیں:

(۱) حیات مادی کامل لیکن روحی ناقص۔ (۲) حیات روحی کامل لیکن مادی ناقص۔ (۳) حیات مادی و روحی دونوں ناقص۔ (۴) حیات مادی و روحی دونوں

کامل۔ اول حیات مادی احسن و کامل اور حیات روحی ناقص۔ اس قسم کی زندگی ایسے حیوان خصلت افراد کی زندگی ہے جو دنیا میں علمی اور عملی ترقی حاصل کر کے تجارت و زراعت وغیرہ سے مالا مال ہو کر لوازمات زندگی عمدہ صورت میں فراہم کر لے۔ مگر روحی زندگی کا بالکل خیال نہ کرے۔ جو نیک افعال، عبادات اور مراقبات سے حاصل ہوتی ہے۔ اور دنیا کی عیش و عشرت میں مصروف رہے۔ اس قسم کی زندگی تندرست و توانا اور خوش گذران حیوان کی زندگی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ چونکہ جس مادی عالم ناسوت میں مقید ہے جو کوئی جس مادی کے دائرے میں رہے گا وہ کسی حالت میں بھی روحانیت کے عروج کو نہیں سمجھ سکتا۔ کیا خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اسلامی پاکیزہ دائرے میں صوم و صلوة و اسلامی مساوات کے پابند ہو کر اطمینان قلب حاصل کر کے سورج کی طرح درخشاں رہتے ہیں۔ اسلام کی پاک تعلیم قرآن شریف میں موجود ہے۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں

مترل مقصود قرآن دیگر مست + رسم دآئین مسلمان دیگر مست
بندہ مومن ز قرآن بر بخورد + در ایام ادنیٰ دیدم نہ خورد
خود طلسم قیصر و کسری شکست + خود سر تخت ملوکیت نشست
تا نہال سلطنت قوت گرفت + دین او نقش از ملوکیت گرفت
از ملوکیت نگہ گرد دگر ! + عقل و ہوش و رسم لاد گرد دگر
حقیقت میں تو علامہ اقبالؒ نے سید جمال الدین افغانی

امود کے پیش نظر وقت کے پابند رہتے ہوئے حلال رزق حاصل کرنے میں عملی کام خود کرتے ہیں۔ جب ملک و قوم کو کسی دنیاوی امور میں ضرورت لاحق ہوتی ہے تو ایسے انسان بہترین رہنما اور پیشرو ثابت ہوتے ہیں۔ اور جب روحانی ترقی کی ضرورت پڑتی ہے تو ایک زبردست عالم شریعت و مادی طریقت و اتقت اسرار حقیقت اور عارف رموز معرفت ہو کر انسان کی روحانی زندگی کے جہاز کے ناخدائے، خدا آشنا ثابت ہوتے ہیں۔ برادران اسلام! کہاں ہیں وہ ترقی پسند اشتراکیت کے دلدادہ جو مادیات کے اندھیرے میں گنگی کا ڈھیر ہو چکے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ عاشقان حق کو دنیا کی کوئی بیودہ طاقت ٹھانہیں سکتی۔ خدائے برتر نے ہم پر ہزار ہا احسان فرمائے جو مذہب اسلام جیسی نعمت ہمیں عطا کی۔ ہماری تمام تکالیف و مصائب دنیاوی و اخروی کا یہی واحد علاج ہے۔ دنیا میں صرف مذہب اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں تمام مادی و روحانی زندگی کو کامیاب اور شاندار بنانے کے سامان و اسباب موجود ہیں۔ یہ صرف ایک دعویٰ ہی نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنی مادی و روحانی زندگی کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر منشاء قدرت کو صحیح طور پر پورا کیا۔ اور اَصْحَابُ الْجَنَّةِ میں اُن کا شمار ہوا۔

شمس اسلام بھیرہ

توسیع و اشاعت ہر شئی خفگی مسلمان کا فرض ہے۔

کاپنجام ملت روسیہ کو دیا ہے۔ فراتے ہیں ۵
تو کہ طرح دیگرے انداختی + دل زدستورکین پرداختی
ہمچو اسلامیاں اندر جہاں! + قیصریت راشکستی استخوان
تا برافروزی چراغے در ضمیر + عبرت از سرگذشت ما بگیر
دوم۔ حیات روحی کامل۔ لیکن حیات مادی ابر و ناقص۔
یہ ایک ایسے گوشہ نشین انسان کی زندگی ہے جو تارک دنیا ہو کر
جائز آرام و راحت سے قطع تعلق کر کے مجاہدات میں مصروف
ہو جائے۔ اور حصول دنیا کے لئے کچھ بھی نہ کرے۔ اور
دنیاوی زندگی اسکی ذیل مٹا دیا ہو جائے۔ اگرچہ ایسا شخص
ابدی زندگی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے نفس
انارہ و دیگر خواہشات کا نہایت دلیری اور جوان مردی سر
مقابلہ کر کے انہیں پامال کر دیتا ہے۔ مگر حق تو یہ ہے کہ
اس نے بھی منشأ قدرت کو جیسا چاہئے تھا پورا نہیں کیا۔
اور لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ۔ وَ
لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ كَ الْبَهِيمِ شَرَفَ كَوْنِهِمْ
رکھا۔ سوئم۔ حیات مادی و روحی دونوں ناقص۔
یہ ایک ایسے بد قسمت انسان کی زندگی ہے جس نے دنیا
میں کسی قسم کی عزت حاصل نہ کی ہو۔ نیز اپنی بد اعمالیوں
کی وجہ سے روحی زندگی کو بھی تباہ و برباد کر دیا ہو۔ یہ بہت
ہی حسرت خیز اور عالم انگیز زندگی ہے۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ
جلہ مسلمانوں کو ایسی زندگی سے بچائے آمین تم آمین۔ اس
سے انسان خسر الدنیا والاخرہ کا مصداق ہوتا ہے۔

چہارم۔ حیات مادی و روحی دونوں کامل۔ یہی تو ایک
اسلامی طرز کی شاندار اور قابل رشک زندگی ہے۔ اس کے
ضمن میں صوم و صلوة کی پابندی کے علاوہ قیمتی وقت
کی بھی قدر لائی ہو جاتی ہے۔ ایسے لوگ عبادات و مجاہدات
وغیرہ سے اپنی روح کو پاکیزہ و منور کر لیتے ہیں۔ اور دنیاوی

بھوک کے درد کی دوا فاروقؓ

(مولانا غلام دستگیر صاحب نامی،

مسافروں کی عمر دیکھ بھال کرتے ہوئے
اور اس کے گرد بے گھر لوگ کچھ بچے
یا کتا دیکھ کے اُن کو ٹپ اٹھے فاروقؓ
نہیں تو دیتی انہیں کھانا اور وہ ہیں روتے
نہیں ہے پاس میر کچھ کہ دو بچے کے نہیں
ابھی میں نے نہیں سکتی کہ دانے ہیں کچے
عمر خلیفہ ہے لیکن نہیں خبر اس کو
کہ اُس سے میرا خداوند برتر ہے سمجھ
وہیں سے ہاتھ میں لیکر کلید بیت المال
علاوہ اس کے لئے چند رطل روغن کے
وہ بولا ”خدمتِ عالی میں بندہ حاضر ہے
کہ سب کا ست اٹھانا ہے بس میرے ذمے“
حضورؐ نے کہا پھر اس سے ”ہونہ تیری ماں
اور اُن گرسنہ غریبوں کے پاس آہنچے
خدا معاف کہ مجھ سے جو ہوئی تقصیر
وظیفہ سب کا مقرر کیا، وہ حیران تھے
بنا خلوص سے خلقِ خدا کا ہے خدام
غبارِ خاطرِ شاکی کو ایک دم دھو دے

نکل گئے جو بہت دور شہر شیر سے
ہے آگ چلے میں اور اس آگ ایک منڈیا ہے
سمجھ گئے کہ یہ بچے تمام ہیں بھوک کے
وہ بولی جب نہیں سمجھو چلے حال کا علم
یہ منڈیا پانی بھری ہے چڑھا رکھی چلے
یہ کام میں ہے بھلانے کی کیا خاطر
کہ اس جگہ یثرب الہیہ ہیں بھوک کے
یہ سن کے آپ کے دل کو ہوا بڑا صدمہ
دُراُس کا کھولا اور اُس سے نکالے دو تھیلے
پھر اُس کے بعد یہ خادم کو اپنے حکم دیا
جہاں کا حکم ہو ساماں اٹھا کے پہنچا دے
غلام نے کیا بارِ دگر یہی معروض
اٹھا لیا تو بروزِ جزا بھی بوجھ مرے؟
پکا کے حلوہ جگا کر کھلایا ان سب کو
نہ ہوگی بھوک سے تکلیف تم کو بعد اسکے“
عربِ محجم کا یہ والی یہ شاہِ شاہوں کا
وہ ہو کے شاہ، غلاموں کی طرح کام کے
اسی خلوص کا ہے یہ شکر کہ بعد وفات

تو دیکھا آپ نے ہے آگ اک جگہ جلتی
وہ بچے اس کی طرف دیکھ دیکھ ہیں روتے
پھر اُن کی ماں فرمایا، تو بچے کیسی ماں
تو اس جگہ سے خموشی سے راہ اپنی لے
میں کہہ ہی ہوں یہ اُن کہ کھانا پکاتے
وہ انتظار میں رو دھوکے سو ہی جاٹینگے
بغیر اس کے میں کچھ آؤ کہ نہیں سکتی
اُسی جگہ سے پٹ کر وہ شہر کو آئے
بھرا ہوا ایک میں میدہ تو دوسرے میں قند
اٹھا کے بوجھ یہ سارا تو کہ میرا کندھے
کہا جناب نے ”یہ بوجھ ہی کچھ ایسا ہے
کہ بندہ خواجہ کے کندھے پہ بوجھ کیوں رکھے“
اٹھا کے بوجھ روانہ ہوئے وہ نیز قدم
کہا پھر اُن سے کہ ”حق میں مجھے دعا کیجے
جلا کے دوسرے دن آپ نے کچری میں
کہ جس قیصر کو کس کے تن بدن کا پیے
خلاف اپنے سے تو بھی ہونہ ہیں یہ میں
عمر میں اس قدر اونچے مقام پر پہنچے

کہ ذیقعدہ ابو بکرؓ کے سوا کوئی !! | انہیں قرین بیجا، ہاں عمر میں پاس ان کے

عمر کی راہ پہ ہوں گامزن ہونے و زیر
تو بھوک پیاس سے ہرگز مجھے نہ کوئی فقیر!

قَالَ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَرَادَ سُنَّةَ عِنْدَ فِئَا أَمْتِي فَالْجَزَاءُ مِثْلُهَا

مِصْبَاحُ الظُّلَمِ عَنْ فَسَادِ امَّةٍ خَيْرِ الْاَنَامِ

جس میں کتاب و سنت اور اجماع امت کے ڈاڑھی کا جو ثبوت کیا گیا ہے۔ نیز ڈاڑھی منڈانے کی تاریخ -
ڈاڑھی منڈانے کی عزت، ڈاڑھی رکھنے کے فضائل اور ڈاڑھی ہونے والے کے دوسرے احکام مفصل و مدلل
بیان کئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ مفید رکھانے۔

مُصَنَّف: حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب مدظلہ
راکن درویش متصل ہری پور۔ ہزارہ

باہتمام: غلام حسین ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر
مرثیاتی پریس سرگودھا میں چھپکر
جریدہ شمس الاسلام، بمبیرہ ماہ مئی ۱۹۵۱ء
کے ساتھ شائع ہوا

فہرست مطالب مضامین کتاب صبح الظلام

نمبر صفحہ	تفصیل مضمون	نمبر صفحہ	تفصیل مضمون
۹	عورت کا سر منڈانا اور دکھا ڈاڑھی منڈانا حرام ہے	۳	پیش لفظ
۱۰ و ۹	ایک قبضہ سو کم ڈاڑھی کا کتر نامنڈانا عیساٹیوں، بھیڑوں ہندوؤں، مجوسیوں اور ملنگوں کا کام ہے	"	تین شبہات
۱۰	سنت سے کیا مراد ہے ؟	"	پسلا شبہ
"	ہر واجب سنت ثابت ہوتا ہے	"	دوسرا شبہ
"	فقہ مالکی	۴	تیسرا شبہ
"	فقہ شافعی	۵	استفتار و جواب
"	فقہ حنبلی	"	ڈاڑھی منڈانے کی تاریخ
"	فنیلین اکھیرنا مکروہ و بدعت ہے	"	سب سے پہلے قوم لوٹنے ڈاڑھی منڈانی
"	فنیلین اکھیر نیوالا مردود الشہادت ہے	"	منکر کی تعریف
۱۲	یہ بدعت پر زمانہ سلف صالحین نہ تھی	۶	ڈاڑھی منڈانا آئندہ منکرات سے ہے
"	فاسق کی امامت کا بیان	"	ڈاڑھی منڈانا حکم شیطان کی تعمیل ہے
"	صغیرہ پر اصرار سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے	"	ڈاڑھی منڈانا منکر ہے اور منکرہ حرام ہے
"	سنت کا استخفاف کفر ہے	"	ڈاڑھی کتر نامنڈانا معصیت کبیرہ ہے
"	فاسق کی تعظیم حرام اور امانت واجب ہے	۷	ڈاڑھی ایک قبضہ ٹھوڑی سے نیچے ہونی چاہئے
"	فاسق کی امامت بہر حال مکروہ ہے	"	ڈاڑھی کتر نامنڈانا مجوسیوں کا کام تھا
۱۳	جو نماز بھی کراہت تحریمی کیساتھ ادا ہو وہ نماز واجب الاعداء ہے	۸	مسلمانوں کا ڈاڑھی رکھنا باعزاد وندی ہے
"	باتصویر کپڑے میں نماز کا حکم	"	مجوسیوں کا مذہب ہی ڈاڑھی منڈانا ہے
"	نماز متروک التحدیل کا حکم	"	ڈاڑھی رکھنا اور مونچھیں کتر نامنڈانہ حضور کا دین ہے
"	جو نماز کراہت تشریفی ادا ہو وہ مستحب الاعداء ہے	"	ایک مٹھی ڈاڑھی حضور نے رکھی
۱۴	ایک ضروری وضاحت	"	ایک مٹھی ڈاڑھی صحابہ کرام نے رکھی
"	حدیث "صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ فَاجِرٍ" کی تحقیق	۹	ایک مٹھی ڈاڑھی امام اعظمؒ و امام محمدؒ نے رکھی
۱۵	زانی و دودھوار امام کی امامت - (خاتمہ)	"	چاروں مذہبوں میں ڈاڑھی رکھنے کا حکم
		"	فقہ حنفی

باسمہ سبحانہ پیش لفظ

محمد و صلوة کے بعد گزارش ہے کہ تجدید و احیاء کے بعض نئے مدعی محققوں کی طرف سے عرصے سے سنتے میں آتا تھا کہ شریعت اسلامی میں کسی کی کوئی خاص مقرر نہیں۔ بلکہ صرف اتنی ہی ڈاڑھی کافی ہے جس سے تھوڑی سی "روسیا ہی" حاصل ہو جائے آدمی نسوانی دنیا میں ممتاز ہو جائے۔ اور بہت عجیب تہ تو واجب یہاں کے ایک خطیب صاحب نے بھی سنا کہ ڈاڑھی کی کوئی خاص سیرزدیک تحقق نہیں۔ بنا بریں مجبوراً فقیر کو باوجود علمی بے بضاعتی کے اس مسئلہ پر قلم اٹھانا پڑا۔ اور بحوالہ کتاب سنت کافی دلائل و شواہد اس مسئلہ پر پیش ہو گئے (فکھ الحدیث و الفتاویٰ) اور اگر کمالی الذہن ہو کر انکا مطالعہ کیا جائے تو اطمینان قلب و برودت صدر کے لئے کافی ہے۔

اصل مسئلہ کو شروع کرنے سے پہلے مندرجہ معلوم ہو چکا ہے کہ دو ایک شیطانی شہادت کا جواب بھی عرض کر دیا جائے تاکہ بعد کو خلط بحث نہ ہو۔
پہلا شبہ : بعض روشن خیال فرنگیت زدہ یہ خیال ظاہر فرماتے ہیں کہ ڈاڑھی کھنے سے قوم ترقی نہیں کر سکتی! تو یہ بات بالکل غلط اور مشاہدہ کے خلاف ہے۔ مسلمان قوم نے جتنی ترقی بھی کی وہ اہل علم شریعت کے مدد سے ہی کی ہے۔ اور جب شریعت کی پابندی چھوٹی تو خدا کی رحمت بھی روٹی۔ اور پھر ڈاڑھی کا ترقی سے کیا اعتماد۔ بوسہ ہرے مختصر سی قوم ہے۔ مگر اول وجہ کی ترقی یافتہ، تعلیم یافتہ، سرمایہ دار، مہذب تجارت میں اول درجہ کے تاجر، ملازمتوں میں چوٹی کے عہدوں کے مالک و مالکی ترقی میں ڈاڑھی پر کاہ جتنی بھی رکاوٹ نہیں ڈالی۔ ایسے ہی سکھوں کو دیکھیے۔ اور ہر میدان میں دیکھیے! زراعت میں لاکھوں سکھوں کے مالک اور ہر طرح کی تجارت میں چوٹی کے تاجر۔ رسول ملازمتوں میں کثیر اور مشن حج۔ فوجی ملازمتوں میں کرنل و جرنل۔ مگر ان کو کسی میدان زندگی میں بھی ڈاڑھی نے رک نہیں دی۔ ترقی سے نہیں روکا۔ بلکہ یہی انکی مذہبی مضبوطی ہی انکی سماجی و سیاسی اہمیت کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ اور انتہائی اقلیت میں ہوتے ہوئے بھی فولادی چنے کی طرح ہندو مسلمان چکی کے دو پاٹوں میں بدستور اپنی ہستی قائم کر رکھی ہے۔ اور پھر انکی یہ بختگی بانی مذہب گورو نانک کے حکم سے نہیں بلکہ دسویں گورو گوبند سنگھ کے حکم سے ہے۔

جارج پنجم آسٹریائی سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے ڈاڑھی کیوں رکھی ہے؟ آپ نے جواب میں کہا کہ میں نے ڈاڑھی اُس شخص کے منہ پر دیکھی ہے جو مجھے دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ یعنی میرے والد ایڈورڈ ہفتم۔ پس اسی لئے میں بھی ڈاڑھی رکھی ہے۔ (کیونکہ محبوب کی ہر ادا بھی محبوب ہوتی ہے)۔

اے کاش! مسلمانوں کو اپنے سب سے بڑے محبوب لٹائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی ہی محبت ہوتی۔ جتنی جارج پنجم کو ایڈورڈ ہفتم سے۔ اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا اتنا ہی پاس ہو تا جتنا سکھوں کو اپنے دسویں گورو کے حکم کا تھا۔
ہ دلتے گریں امروز بود فردائے +

دوسرا شبہ : بعض جاہل محققین کا خیال ہے کہ ترک اور مصری لوگ بھی تو ڈاڑھی منڈاتے ہیں۔ تو جواب میں

عرض ہے کہ ترک اور مصری لوگ ہماری شریعت تو ہیں نہیں جو انکی اتباع ہم پر فرض ہو۔ اور جو کام وہ کریں وہی شرعی مسئلہ بن جائے۔ اگر کل ترک اور مصری نماز چھوڑ دیں تو کیا نماز ہی موقوف ہو جائیگی۔ یا مثلاً گزشتہ دس پندرہ برس ترکوں نے حج چھوڑنے رکھا۔ تو کیا حج ہی موقوف ہو گیا؟

دوسرے یہ کہ ترکی اور مصر میں لاکھوں کی تعداد میں علماء و صلحاء موجود ہیں جو باقاعدہ پوری ڈاڑھی رکھتے اور اسکو واجب سمجھتے ہیں۔ گو شرعی مسئلہ کسی قوم کے کرنے سے ثابت اور نہ کر نیسے منسوخ نہیں ہو سکتا۔ اور پھر امت مرحومہ کے چودہ صدیوں کے اجماع کے ساتھ مسلمانوں کو خداوند قدوس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا حکم دیا ہے۔ فَاتَّبِعُونِي مَا حَكَمَ اَيُّسے۔ ترکوں مصریوں کی اتباع کا حکم نہیں آیا۔ اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھی خود رکھی، ڈاڑھی رکھنے کو خدا کا حکم اور اپنا دین بتایا، منڈلنے سے منع فرمایا، منڈانیوں کے مشرک مجوسیوں کی مخالفت کا حکم دیا ہے۔ تو انہی تاکیدوں کے بعد بھی جو بدعت مسلمان حضرات کی مخالفت کر کے مشرک مجوسیوں کی راہ اختیار کرے تو ایسے لوگوں کے بارے میں کتنا صفا اور واضح ارشاد خداوندی خود توجہ سے پڑھئے اور عبرت حاصل کیجئے :-

وَمَنْ تَشَاقَّقِ الرَّسُولَ مِنْ اَبَدٍ مَا
يَبَيِّنُ لِرَبِّ الْهُدَى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ
الْمُؤْمِنِينَ تَوَلَّوْا مَا تَوْكَلُوْا وَ تَصْلُوا جَهَنَّمَ
وَمَا كُنْتُمْ مَعَهَا اَنْتُمْ اَنْتُمْ (نساء)

اور جو شخص سیدھی راہ معلوم ہو جانے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرے اور مومنوں کی راہ کیخلاف (کافر بنجی) راہ اختیار کرے تو ہم اسے پھیر شیئے جہنم پر پھیرا جائے پھر پھیرا جائے پھر پھیرا جائے ہم اسکو جہنم اور بہت برا ٹھکانا ہے وہ جہنم۔

تیسرا شبہ :- میرے غذا کھانے والے غازیوں کی طروت ایک شبہ یہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ میدان غزائیں غازی مجاہدوں کیلئے ڈاڑھی منڈانا جائز ہے۔ اول تو یہ کہ آپ کو نے ایسے مجاہد پر تشریف لیا ہے ہیں جسکے لئے ڈاڑھی منڈانی ضروری ہے۔ اگر ڈاڑھی منڈانی تو شکست ہو جائیگی۔ مجاہدوں پر بھی ڈاڑھی رکھنی اسی طرح واجب، جیسے دوسرے مسلمانوں پر۔ حضرات صحابہ کرام سے بڑا مجاہد کون ہے تاریخ کی ساری کتابیں چھان ڈالئے۔ کہیں اثرات بھی ثابت نہیں کہ کسی صحابی نے ضرورت جہاد کیلئے ڈاڑھی منڈائی ہو۔ البتہ میدان جہاد میں ڈاڑھی کیساتھ مونچھوں اور ناخنوں کو بھی بڑھا لینا جائز ہے تفسیر روح البیان میں بحوالہ احیاء العلوم ہے :-

وتوفیر الشارب لکتوفیر الاظفار من لدن اللہ والحمد للہ
وان کان قطعہما من البطریق لیکون اھیباً عین العدل و

مجاہد کیلئے دھار عرب کفار کا ملک، میں ناخنوں کی طرح مونچھوں کا بڑھا لینا جائز ہے۔ گو انکا کٹنا فطرت تھا۔ تاکہ دشمن کی آنکھوں میں ہیبت ناک نظر آئے۔

حضرات صحابہ کرام کی مشہی بھر فوج سردیوں پیکاریانی دیواں آمدند۔ دیواں آمدند کہتے ہوئے بھاگ نکلے۔ صدیوں کی عظیم الشان سلطنت کی عزت و عظمت و سلطوت خاک میں مل گئی۔ یزید و جہین کی طرف بھاگ نکلے۔ تو یہ سب برکت اتباع سنت ہی کی تھی۔ اور یقول خاقان چین اگر یہ قوم پہاڑوں پر کرائے تو اسے بھی پاش پاش کر دے۔ پس یہ شبہ بھی ہر طرح بے معنی ہے۔ مغربیت زدہ لوگوں کے بوجہ اعتراضوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اصل مسئلہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ کریم میری اس ناچیز محنت کو قبول فرمائے اور مسلمانوں کو عمل کی توفیق بخشے آمین بالنبی الصادق الامین سے بھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر۔ مرد نادان پر کلام نرم و نازک بے اثر ہے۔ (والسلام)

محمد شمس الدین عفی عنہ از دہر ویش ہری پورا

بِسْمِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مذہب حنفی ایدہم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں کہ (۱) ڈاڑھی کی شرعی مقدار مسلمان مرد کیلئے کم از کم کتنی ہے؟ (۲) اس شرعی مقدار سے کتنا یا منڈا کر کم کرنے کا کیا حکم ہے؟ (۳) اگر کسی امام کی ڈاڑھی اس مقررہ مقدار سے کم ہو تو اسکے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟ جواب کتاب وسنت وفقہ حنفی سے مفصل دیا جائے گا

الجواب

شریعت اسلامی میں جماع امت کم از کم ایک مٹھی (قبضہ) ڈاڑھی کھنی واجب ہے۔ اور کتاب سنت میں مختلف مقامات پر ڈاڑھی منڈانے کو محل خبیث، تعصیت کبیرہ، فاحشہ، منکر، حرام اور تفسیر خلق اللہ وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور اس تغیر خلق اللہ کا ٹھیکہ شیطان لعین لیکر آیا ہے۔

ڈاڑھی منڈانیکے تاریخ لوط علیہ السلام کے قصہ میں ہے :-

وَلَوْ طَأْتَيْنَاهُ حُلْمًا وَعِلْمًا وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَحْمِلُ الْحَبَآثَ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ فَسُوءٍ فَاذْقِين ۝

(۱) اور لوط علیہ السلام کو ہم نے علم و حکمت عطا فرمایا۔ اور ہم نے انکو اُس بستی سے نجات دی جسکے رہنے والے گندے گندے کام کیا کرتے تھے۔ بلاشبہ وہ لوگ بڑے بدذات و بدکار تھے۔

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ :-

خمس خصال عملتھا قوم لوط بہا اھلکوا۔ ایتان الھ رجال بعضھم بعضا وشراب الخمر قص اللحیة وطول الشارب اللہ

دش بے کاموں کی وجہ سے قوم لوط ہلاک کی گئی۔ جن میں ایک لوط سے اور شراب پینا اور ڈاڑھی منڈانا اور ٹھپیں بڑھانا بھی ہے۔ درمنثور ج ۲ ص ۲۲۴۔ روح المعانی ج ۱۸ ص ۶۷۷۔ ویان القرآن ج ۷۔

اور سورہ عنکبوت میں حضرت لوط علیہ السلام کے قصے میں ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا :-

وَلَوْ طَأْذَقَال لِقَوْمِہٖ اِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَۃَ مَا سَبَقَکُمْ بِہَا مِنْ اَحَدٍ مِنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَفَنْتُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ ۚ تَاْتُوْنَ فِیْ نَارِیْکُمْ الْمُنْکَر ۚ

اور بھیجا ہم نے لوط کو جب کہا اس نے اپنی قوم کو کہ تم بیجا بی بیائی کے ایسے کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا جہان میں کسی نے بھی نہیں کئے۔ اور تم ہی تو ہو جو دھڑوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس آتے ہو اور رہنری کرتے ہو اور اپنی مجالس میں بڑے بڑے کام کرتے ہو۔

اور ”منکر“ شریعت میں ہر بڑے، حرام اور مکروہ کام پر بولا جاتا ہے۔ تاج العروس جلد ۴ ص ۵۵ طبع مصر پر ہے۔

لفظ ”منکر“ معروف کی ضد ہے۔ اور ہر وہ کام جسکو شرع شریف نے

اور ایک قبضہ یعنی مٹھی سے کم کا کترانا بھی۔ چاہے منڈاٹنے والے کے حکم سے ہی کیوں نہ ہو کیونکہ یہ مونڈنا کترانا گناہ کی امداد ہے۔ اور گناہ کی امداد بھی گناہ ہی ہوتا ہے۔

الرجل وقص اقل من قبضة ولو باذن منه لانه اعانة على معصية فيكون معصية ايضا

ڈاڑھی کا ثبوت احادیث سے

بخاری شریف باب تقسیم الاظفار (ناخن تراشنا) کتاب اللباس میں ہے :-

(۱۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں، حضورؐ نے فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو۔ ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کبھی حج یا عمرہ کیا کرتے تھے تو ڈاڑھی کو مٹھی میں پکڑ لیا کرتے تھے۔ پس جو مٹھی سے بڑھی ہوئی ہوتی اسے کتر دیا کرتے تھے۔

عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم خالفوا المشركين وفرى واللعى واحفوا الشوارب وكان ابن عمر اذا حج او اعتمر قبض على لحيته فما فضل اخذ

اس حدیث شریف کی تشریح میں حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری شرح بخاری میں فرماتے ہیں :-

(۱۱)

حضرت ابن تین نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آخر نیچے ٹھوڈی سے ڈاڑھی کو مٹھی میں پکڑ کر چار انگلی ملی ہوئی سے نیچے کی ڈاڑھی کو کاٹ دیا کرتے تھے۔ تاکہ وہ لمبائی میں برابر ہو جائے۔

قوله قبض على لحيته قال ابن التين اى كان ابن عمر يمسك من اسفل فانه باضا الاربعة ملتصقة فيأخذ باسفل عن ذلك ليتساو طول الحية

فہو ٹھوڈی سے نیچے ایک قبضہ ڈاڑھی ہوتی چاہئے۔

فہو ڈاڑھی کا کترنا اور منڈانا جو سینکڑوں سال سے

(۱۳)

اس تشریح سے معلوم ہو گیا کہ ٹھوڈی کے نیچے ایک مٹھی ڈاڑھی ہونی چاہیئے۔ اور اسی حدیث کی تشریح میں علامہ عینی شرح بخاری میں فرماتے ہیں :- اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بجائے مشرکین کے جو س کا لفظ ہے یعنی جو س کی مخالفت کرو۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں (جو اوپر مذکور ہوئی) بھی مشرکین سے مراد جو س ہی ہیں۔ کیونکہ جو س ڈاڑھی کترتے تھے اور کچھ جو س منڈاتے بھی تھے ۱۵ اور یہ ڈاڑھی منڈانا اور مونچھیں بڑھانا جو سینکڑوں سال سے

اس تشریح سے معلوم ہو گیا کہ ٹھوڈی کے نیچے ایک مٹھی ڈاڑھی ہونی چاہیئے۔ اور اسی حدیث کی تشریح میں علامہ عینی شرح بخاری میں فرماتے ہیں :- اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بجائے مشرکین کے جو س کا لفظ ہے یعنی جو س کی مخالفت کرو۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں (جو اوپر مذکور ہوئی) بھی مشرکین سے مراد جو س ہی ہیں۔ کیونکہ جو س ڈاڑھی کترتے تھے اور کچھ جو س منڈاتے بھی تھے ۱۵ اور یہ ڈاڑھی منڈانا اور مونچھیں بڑھانا جو سینکڑوں سال سے

تاریخ الخلفاء ج ۲ صفحہ ۱۰۳۵۔ اور تاریخ ابن جریر طبری ج ۳ صفحہ ۹۰۔ اور تاریخ ابن کثیر ج ۲ صفحہ ۱۰۲۔ اور سیرت حلبی ج ۲ صفحہ ۱۰۲ طبع مصر میں لکھا ہے کہ جب کسری شاہ ایران نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب مبارک پھاڑ کر اپنے ماتحت امیر بن بازان کی طرف لکھا کہ دو آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیج کر ان کو میرے پاس بھیج دو۔ بازان کے دو آدمی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ان دونوں کی ڈاڑھی منڈی ہوئی تھی۔ اور بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ (آگے تاریخ الخلفاء میں ہے)۔

اور وہ دونوں جو س کی شکل و لباس تھے (یعنی جو س تھے) انکی ڈاڑھی منڈی ہوئی اور بڑی بڑی مونچھیں تھیں حضور علیہ السلام کو انکی یہ کردہ شکل بہت ہی ناپسند آئی اور حضورؐ نے انکو فرمایا کہ تم پر افسوس ہو کہ اس کردہ شکل بنانا کا حکم دیا ہے انہوں نے کہا ہمیں ہمارے رب کسری نے حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر مجھ کو تو میرے رب تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے کہ میں اپنی ڈاڑھی کو بڑھاؤں اور

وكان على ذي الفرس من خلق لحاهم و خفاء شواربهم فكم لا صلى الله عليه وسلم للنظر اليهما وقال وليكما من امر كما بهذا قالوا امرنا ربنا يعنينا كسرى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن ربي قد امرني باعفا

فہو انکو ڈاڑھی منڈانا یا عمرہ نہ کرنا

لحیتی و قص شاربی۔

اپنی مونچھوں کو کٹاؤں۔

تو ان عبارتوں سے صاف معلوم ہوا کہ ڈاڑھی کا کترنا، منڈانا شیطان لعین کے حکم اور قوم لوط کے عمل کے علاوہ مجوسیوں کا فعل بھی تھا۔ جواہر نوشتے اپنے رب کسری کے حکم سے اختیار کیا تھا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان مشرکین مجوسیوں کا یہ طور سخت ناگوار گذرا۔ اور آپ نے کراہت سے فرمایا کہ میرے رب تو مجھے ڈاڑھی رکھنے اور مونچھیں کترنے کا ہی حکم دیا ہے۔ اسے ثابت ہو گیا کہ ڈاڑھی رکھنا اور مونچھیں کترنا حضور کے رب اللہ تعالیٰ کا حکم۔ اور مونچھیں رکھنا اور ڈاڑھی کترنا، منڈانا شیطان کے حکم کے علاوہ مجوسیوں کے رب کسری کا حکم ہے۔ اور ملاحظہ ہو۔

تفسیر درمنثور میں ایک حدیث مصنف ابن ابی شیبہ سے لائے ہیں۔ ایک مجوسی جسکی بڑی بڑی مونچھیں تھیں اور ڈاڑھی منڈی ہوئی تھی حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا
قَالَ هَذَا فِي دِينِنَا. قَالَ وَلَكِنْ فِي دِينِنَا أَنْ
تَجْرَ الشَّوَارِبَ وَأَنْ تَعْفَى الْحَتَى۔

اور مفاہیح الجنان شرح شرعۃ الاسلام میں ہے :-
وروی عن عمر بن شعيب عن ابي عبد الله
انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یاخذ من لحيته طولا
وعرضا اذا زاد على القبضة كذا في التنوير۔

علامہ علی قاری کی حجتہ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ کی شرح مرقاة جہم کتاب اللباس باب الرجل من صلبہ پر لکھا ہے :-
وسيجي استحباب اخذ اللحية طولا وعرضا
ولكنه مقيد بما زاد على القبضة۔

اس عبارت سے پانچ صفحہ بعد ص ۶۲ پر علامہ قاری صاحب نے تحریر فرمایا ہے :-

وقيد الحدیث فی شرح الشریعة (یعنی مفاہیح الجنان شہرح شریعت الاسلام) بقولہ اذا زاد على القبضة وجعل فی التنویر من نفس الحدیث۔
اور مفید کیا اس حدیث کو مفاہیح الجنان شہرح شریعت الاسلام میں اس شرط کے ساتھ کہ جب ڈاڑھی ایک قبضہ (مٹھی) سے زیادہ لمبی ہو جائے۔ اور تنویر میں اس جگہ کو اصل حدیث کا ٹکڑا بیان کیا ہے۔

اب ذرا حضرات صحابہ کرام اور تابعین کا عمل ملاحظہ ہو۔ شرح عین العلم جلد اول طبع مصر میں علامہ علی قاری فرماتے ہیں۔ اور یہی مضمون مرقاة شرح مشکوٰۃ میں بھی بیان فرمایا ہے۔

وتقطع اللحية الطويلة (یعنی زیادہ علی القبضة) فان
مستحب (ومقی قد لا القبضة) نقل فعل ابن عمر ع
من التابعین واستحسنه الشعبي وابن سيرين۔

ایک مٹھی سے زائد لمبی ڈاڑھی کا کترنا مستحب ہے۔ اور ایک قبضہ (مٹھی) ڈاڑھی باقی رکھی جائے کہ اس طرح حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کیا۔ اور ایک جماعت کا تابعین میں بھی یہی عمل رہا۔ اور امام شعبیؒ اور امام ابن سیرینؒ نے اسی کو پسند فرمایا۔

(۱۳)

اللہ تعالیٰ منڈانا
در مونچھیں
بڑانا مجوسیوں کا
مذہب ہے۔

حضور علیہ السلام
کے دین میں
ڈاڑھی رکھنا اور
مونچھیں کترنا
(۱۵)
ب قبضہ ڈاڑھی
نمونہ رکھی

(۱۶)

(۱۷)

(۱۸)

ایک قبضہ
ڈاڑھی صحابہ
تابعین و تبع
تابعین نے
رکھی

موطا امام محمد باب "حفت الثمر من الوجہ" میں ہے :-

(۱۹) محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن الہثیم عن ابن عمر انه کان یقبض علی لحیتہ ثم یقبض ما تحت القبضۃ قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابی حنیفۃ۔

نعت کیا حضرت امام محمدؒ نے کہا انہوں نے کہ تیر دی ہو کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ نے حضرت ہثیم سے سنا کہ حضرت ابن عمرؓ سے کہ حضرت ابن عمرؓ ڈاڑھی مٹھی پکڑ کر باقی زائد کو کتر دیا کرتے تھے۔ فرمایا حضرت امام محمدؒ نے کہ ہمارا عمل بھی اسی حدیث پر ہے۔ اور امام اعظم ابو حنیفہؒ کا بھی یہی فرمان ہے۔

الحمود لہ کتاب و سنت سے نہایت ہی وضاحت سے ثابت ہو گیا کہ کم از کم ایک قبضہ مٹھی، ڈاڑھی رکھنی واجب ہے۔ اب فقہ مذاہب اربعہ کے احکام ملاحظہ ہوں :-

فقہ حنفی میں ڈاڑھی کا حکم :

فقہ حنفی کی بڑی اور معتبر کتاب در المختار کے کتاب الفطر والاباحۃ میں ہے :-

(۱) ولا یاس باخذ اطراف اللحیۃ والسنت فیہما القبضۃ وهو ان یقبض الرجل لحیتہ فما زاد منها علی قبضۃ قطعہ کذا کہ محمد فی کتاب الآثار عن الامام وقال وبہ ناخذ۔

ڈاڑھی کو اطراف سے کچھ کچھ کترنے میں کچھ حرج نہیں۔ اور سنت ڈاڑھی رکھنے میں ایک قبضہ ہے۔ وہ اس طرح کہ آدمی مٹھی میں ڈاڑھی کو پکڑ لے۔ پس جو مٹھی سے بڑھ جائے اسے کترے۔ ایسے ہی حضرت امام محمدؒ نے کتاب الآثار میں حضرت امام صاحب سے نقل کیا۔ نیز فرمایا کہ اسی پر ہمارا عمل بھی ہے۔

مختار میں اس عبارت سے تھوڑا سا آگے ہے :-

(۲) قطعت شعرا سہا اثممت ولعننت ولذا یحرم علی الرجل قطع لحیتہ۔

..... (اگر، کوئی عورت سر کے بال کترے تو وہ گناہ گار اور ملعون ہو جائے گی۔ اسی لئے مرد پر بھی ڈاڑھی کا کترنا حرام ہے۔

در مختار کتاب الصوم میں ہے :-

(۱) لا یکوہ (لصائم) دهن شارب (او تطویل اللحیۃ (بالدھن۔ شامی، اذا کانت بقدر اللسنون وهو القبضۃ۔ واما الاخذ منها وھی دون ذلک كما یفعل بعض المغاربة ومختلۃ الرجال فلم یجوز لحد الاخذ کلہما فاعل یجوز الہند مجوس الاحجام۔

روزہ دار کو منجھوں کا تیل سے پیڑنا مکروہ نہیں۔ نہ ہی ڈاڑھی کا لمبا کرنا مکروہ ہے جبکہ ڈاڑھی قدر سنون تک ہو۔ اور قدر سنون ایک قبضہ ہے۔ اور ڈاڑھی کا کترنا جبکہ وہ ایک قبضہ سے کم ہو جیسے کہ بعض مغربی عیسائی اور مجرے کرتے ہیں۔ ایسے تو کسی نے بھی جائز نہیں کہا۔ اور ساری کا کترنا یا مونڈنا تو یہود ہندوستان اور مجوس ایران کا کام ہے۔

مفتر شاہ عبدالحق محدث دہلوی شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں :-

(۲) وهل یجوز حلق اللحیۃ كما یفعل المجوسیون۔ الجواب لا۔ وظاہر کلامہم حرمت حلق اللحیۃ ونقصانہا من القد المستور وما یتقال لہما سنتہ فمخاطبۃ مسلوکۃ فی الدین وایضا وجوبہا ثبت بالسنتہ وقال التور شیتی

کیا منگوں کی طرح ڈاڑھی منڈانا جائز ہے ؟ (جواب، جائز نہیں۔ اور فقہاء محدثین کے کلام سے ظاہر یہی ہے کہ ڈاڑھی کا قدر سنون سے کم کترنا یا مونڈنا حرام ہے اور یہ ہو کر جانا ہے کہ یہ سنت ہے۔ تو اس کا معنی یہ ہے کہ یہ اسلامی طریقہ ہے۔ یا اس کا وجوب سنت سے ثابت ہوتا ہے۔ اور کیا امام شہاب الدین فضل اللہ تور شیتی

قص الحجة كان من ضياع الأشعار وهو اللطم شعار
كثير من المشركين كالافرنج والهند ومن لا تحلا
لهم في الدين من الطائفة القلندر روية
طهر الله عنهم حوزة الدين

شارح مصابح نے کہ ڈاڑھی منڈانا پہلے تو صرف جو سیدوں کا کام تھا۔ مگر اب تو بہت مشرکین
کا شعار بن گیا۔ مثل فرنگیوں اور ہندوؤں کے۔ اور اس لفظ کے کہ جس کا دین میں کوئی
بھی حصہ نہیں یعنی فرقہ قلمدہ یہ (بھنگی، چوسی، لنگ لوگ) خدا تعالیٰ ان سے
لنگ دین کو پاک فرما دے۔

ایک شبہ کا ازالہ ہم اوپر کے تینوں حوالہ جات میں ڈاڑھی کے متعلق سنت کا لفظ آیا ہے۔ حالانکہ ڈاڑھی رکھنی واجب ہے۔ تو
پھر سنت ہونے کے کیا معنی؟ اس کے تین جواب ہیں۔ اول تو یہ کہ ڈاڑھی رکھنی تو واجب ہے۔ مگر اسکی لمبائی بقدر ایک قبضہ ہونی سنت ہے۔ جیسے
کہ اوپر لفظ "آدا کانت بقدر السنون اور من القدر للسنون اور والسنة فيها القبضة" آیا ہے۔ یعنی قبضہ کا قدر سنون ہے۔ جیسا کہ
نصاب الاحتساب باب ما دس میں صراحت ہے۔

قَالَ عَلِيُّ السَّلَامُ أَحْفُوا الشَّوَارِ وَأَحْفُوا اللَّهَ
قَصُوا الشَّوَارَ وَأَنْزِلُوا اللَّهَ كَمَا هُوَ لَا تَقْطَعُوهَا وَلَا
تَحْلُقُوهَا لَا تَقْصُوهَا الْقَبْرَ وَالسَّنُونَ وَالْقَبْضَةَ

یعنی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مونچھیں کٹاؤ اور ڈاڑھی کو چھوڑ دو یعنی مونچھ کو کتر و
اور ڈاڑھی پر عداوت جیسے کہ وہ ہیں۔ اور نہ انکو منڈاؤ اور نہ کٹاؤ۔ اور نہ ہی قدر سنون
سے جو ایک مٹھی ہے گھٹاؤ۔

پس لگو کوئی قبضہ سر کم کرے تو وہ بھی خلاف سنت ہوگا۔ اور اگر بالکل چھوڑ دے کہ بہت لمبی ہو کر بے ڈھب ہو جائے تو بھی خلاف سنت ہوگا۔
(دوم) اور اگر بالفرض سنت سے مراد قداد قبضہ نہ ہو بلکہ ڈاڑھی ہی مراد ہو تو پھر سنت سے مراد یہ ہوگا کہ یہ ہے تو واجب۔ مگر اسکا ثبوت سنت پر ہے۔
جیسے کہ خود حضرت شاہ مجددی صاحب نے اپنے کے حوالہ میں تصریح فرمادی ہے۔ "ان وجوبها ثبت بالسنة" نیز شامی حاشیہ "مختار حلالا و باجبارین کی
قولاً وتجب لهما في الاصح"۔ در قول فی الاصح
وسماها في الجامع الصغير لان وجوبها وجب بالسنة

نماز عیدین قول اصح میں واجب ہے۔ در مختار فی الاصح۔ یعنی جامع صغیر میں تو اسے
سنت کہا گیا تو اسکا مطلب ہے کہ اس نماز کا واجب ہونا سنت ثابت ہو اسے۔

بلکہ ہر واجب سنت سے ثابت ہوتا ہے۔ در مختار باب وتر میں ہے۔
هو فرض على واجباً تماماً سنة شوقاً (در مختار) قولاً
وسنة شوقاً اي شوق علم من جملة السنة (شامی)

وتر عملاً فرض احتقاً واجب اور ثبوتاً مشتق ہے۔ یعنی وتر کے وجوب کا ثبوت
سنت سے معلوم ہوتا ہے۔

دوم) اور اگر سنت سے مراد قداد قبضہ نہ ہو بلکہ ڈاڑھی ہی ہو تو پھر اسکا مطلب یہ ہوگا کہ یہ دین کا ایک چالو یعنی دافع اور دشمنی طریقہ ہے۔ محمد حضرت
شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی نے جیسے کہ صراحت فرمادی ہے کہ "فحفظ طریقة مسلوكه في الدين"۔ نیز علامہ شامی نے کتاب الیہ بن میں
تکبیر تشریف کے موقع پر ہر ایک مطلب کی حاشیہ پر صراحت بھی فرمادی ہے۔ مطلب "اطلاقاً اعم السنة علی الو"۔ اور کتاب میں کھلے ہے۔
واطلاء السنة علی الواجب جائز لان السنة
عبارة عن الطريقة المرضية والسير الحسنه وکلاهما واجب
مقتضی اہد قلنا من اطلاقنا القبول افعال سنة

سنت کا نام واجب پر ہونا جائز ہے۔ کیونکہ سنت نام سے پسندیدہ طریقے اور عمدہ
سیرت کا۔ اور واجب کی ہی صفت ہوا کرتی ہے۔ انتہی میں کہتا ہوں کہ ساقبل
سے ہے وہ جو کہ قداد اولیٰ کو سنت کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ واجب ہے۔

فقہ مالکی میں ڈاڑھی کا حکم {
الغزاة میں فرماتے ہیں :-

فقہ مالکی کے مشہور فقیہ حضرت علامہ محمد بن محمد غیشی مالکی اللخ الوفیہ شرح منہ
الغزاة میں فرماتے ہیں :-

ڈاڑھی منڈانا
جیسا کہ یوں اور
ہندوؤں اور
فلنگوں کا کام ہے

ف
سنت سے
کیا مراد ہے

(۲۳)

(۲۵)

(۲۶)

(۲۷)

فقہ مالکی میں
وحی کا حکم

(۲۸) ان ترك الاخذ من الحجة من الفطحة وامر في الوسا ان بان
تعلق احتياطك ولا حرج على من طالت لحجته
بان ياكل منها اذا زادت على القبضة -

(۲۹) **فقہ شافعی میں ڈاڑھی کا حکم**
ولمختار تركها على حالها وان لا يتعرض
لها بتقصير ولا غيره -

كان مرادة بذلك في غير النسك لان
الشافعي نص على استحبابه فيه - اه

(۳۰) **قحفہ بلی میں ڈاڑھی کا حکم**
واعفاء الحجة بان لا ياخذ منها شيئا
مالم يستهجن طولها ويحرم حلقها ولا يكره
اخذ ما زاد على القبضة - اه

(۳۱) **فصل فطرت کی شرح میں فرماتے ہیں :-**
وقد ذكر العلماء في الحجة اثنا عشر فصولا
مكروهة بعضها أشد قبيحا من بعض الآخر
قال - والسابعة منها تنفخها بنى العنققة - وغيره -

(۳۲) **آر قنادی عالمگیری سے شامی جلد خامس میں ہے :-**
قف الفنیکیں عتہ وھا جانبا العنققة - کذا فی الفرائد -

(۳۳) **شیخ الحدیث امیر العلوم میں حضرت امام غزالی نے**
شیهد رجل عند عمر بن عبد العزيز
شهادة وكان يفتف فنيكيه فود
شهادته

(۳۴) **احیاء العلوم کی اس عبادت کی شرح میں اتحاف السادة التقيين شرح احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۲۲۶ طبع مصر پر ہے :-**
قوله (فرد شهادة) وذلك لان الحجة مبدعة

ڈاڑھی کا نہ کرنا فطرت میں ہے ۔ اور چھوڑ دینا حکم دیا گیا ہے کہ بڑھائی جائے ۔ یعنی چھوڑ دی
جائے ۔ اور جس شخص کی ڈاڑھی لمبی ہو کہ قبضہ سے زیادہ ہو جائے تو ایسے شخص
کو قبضہ سے زیادہ حصہ کتر لینے میں کچھ حرج نہیں ۔

مذہب شوافع کے مشہور فقیہ اور محدث حضرت امام نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ
شرح صحیح مسلم میں حدیث خصال فطرت کی شرح میں فرماتے ہیں :-

مختار مذہب ہے کہ ڈاڑھی کو بالکل چھوڑ دیا جائے اور کسی قسم کا قرض (کترنے
وغیرہ کا) نہ کیا جائے ۔ (اور حافظ ابن حجر اسیر فرماتے ہیں :-)

ثم ايدى امام نووی کی مراد قرض نہ کرنے سے سوائے بچر کے ہے کیونکہ امام
شافعی نے موقع پر ڈاڑھی کا کچھ کترنا مستحب لکھا ہے ۔ (منہ فتح الباری شرح بخاری)
فقہ الحنابلہ حضرت منصور بن ادریس ہوتی اپنی کتاب کشف القناع شرح
بقن الاقناع ج ۱ ص ۶۷ طبع مصر پر فرماتے ہیں :-

آر ملت ڈاڑھی کو چھوڑ دینا ہے ۔ اس طرح کہ اس میں سے کچھ بھی نہ تراشے
جب تک کہ وہ بہت لمبی ہو کہ بڑی نہ لگنے لگے ۔ اور اس کا منڈانا تو حرام ہے ۔ مگر
ایک قبضہ سے زائد کا تراشنا منع نہیں ۔

بلکہ شریعت میں تو نچلے ہونٹ کے کناروں کے بال کٹوانے بدعت ہیں اور ممنوع ہیں ۔ حضرت امام نووی شرح صحیح مسلم حدیث
فصل فطرت کی شرح میں فرماتے ہیں :-
علماء نے ڈاڑھی میں باڑھ باتیں مکروہ کھیں ہیں ۔ مگر ان میں بعض دوسری
بعض سے زیادہ قبیح ہیں ۔ اور ان میں سے ساتویں قبیح اور مکروہ خصلت عنققة
کے دونوں جانبین کا اکھیرنا ، مونڈنا ، کترنا بھی ہے ۔

آر قنادی عالمگیری سے شامی جلد خامس میں ہے :-
قف الفنیکیں عتہ وھا جانبا العنققة - کذا فی الفرائد -

(۳۲) **آر قنادی عالمگیری سے شامی جلد خامس میں ہے :-**
قف الفنیکیں عتہ وھا جانبا العنققة - کذا فی الفرائد -

(۳۳) **شیخ الحدیث امیر العلوم میں حضرت امام غزالی نے**
شیهد رجل عند عمر بن عبد العزيز
شهادة وكان يفتف فنيكيه فود
شهادته

(۳۴) **احیاء العلوم کی اس عبادت کی شرح میں اتحاف السادة التقيين شرح احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۲۲۶ طبع مصر پر ہے :-**
قوله (فرد شهادة) وذلك لان الحجة مبدعة

فقہ شافعی
ڈاڑھی کا

فقہ حنبلی
ڈاڑھی کا

فنیکیں کا
مکروہ

عنققة

فنیکیں کا
مکروہ

فنیکیں کا
مکروہ

فنیکیں کا
مکروہ

محمد ثمر تکن فی زمن السلف فخر جود
برر شہادت۔

اور یہاں سے کہ اس نے ایک ایسی نئی بدعت فیکین اٹھانے کی نکالی جو زمانہ
سلف صالحین نہ تھی تو آپ نے اسکی شہادت رد کر کے اسکو تنبیہ کی۔

پس خلاصہ ان تمام عبارات کا یہ نکلا کہ کم از کم ایک قبضہ ڈال دینی واجب ہے۔ جس کا ثبوت سنت سے ہوا ہے۔ اور اس
ایک قبضہ سے منڈایا کر اگر کم کرنی شیطان لعین کے حکم کی تعمیل ہے اور قوم لوط موسیٰ، ہود یوں، ہندوؤں اور بیدین ملکوں کا شکار
و طریقہ ہے اور حرام ہے۔ جس سے بچنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین
پھر متا الصادات الامین علیہ صلوات اللہ سب الخلیفین۔

فاسق کی امامت کا بیان

چونکہ ڈال دینی ایک قبضہ سے کم کرنا (کترایا منڈا کر) حرام ہے۔ اور فعل حرام پر اصرار
کرنی والا فاسق ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ علامہ شامی نے تنقیح فتاویٰ حامیہ میں ایک مسئلہ

کے جواب میں تصریح کر دی۔ کتاب الشہادات میں ہے یہ

لکن قد یقال ان الانسان علی
الصغیرۃ مفسق کما فی البحر۔ و
قد ذکر العلائی فی الدر المختار
الی ان قال فیمیت ادم من علی فعل
هذه الحرام یفسق وان لم
یکن من یتخفونه۔

لیکن جواب میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ گناہ صغیرہ پر بدامنت کرنا آدمی کو فاسق
بنادیتا ہے۔ جیسے کہ بحر الرائق میں ہے۔ اور صاحب درمختار نے بھی تو بیان
کیا ہے۔ اسکے بعد درمختار کے اوپر لے دو نوں حوالے نمبر وار نقل کرنے کے بعد
کہا ہے۔ پس جبکہ ایسے مرتبہ حرام پر کوئی شخص بدامنت کرے تو وہ ضرور
ہی فاسق ہو جائیگا۔ اگرچہ وہ ان لوگوں میں سے نہ ہی ہو جو اسکا استخفاف
کرتے ہیں۔ دادا اگر استخفاف واستہزاء بھی کرے تو کافر ہو جائیگا۔ کیونکہ سنت
کا استخفاف کفر ہے۔

اور چونکہ فاسق کے پیچھے نماز کروہ تحریمی ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے شخص کو امام ہرگز نہ بنایا جائے کیونکہ امامت میں اسکی

تعظیم ہوتی ہے۔ حالانکہ وہ بوجہ اصرار علی الذکاب الحرام مستحق تو ہیں ہے۔ شامی بحث امامت میں ہے۔

فاسق کی امامت کروہ ہونے کی علت یہ ہے کہ ایک تو وہ اپنے دینی امور میں
لا پرواہی کرتا ہے۔ اہتمام نہیں کرتا۔ دوسرا اسے امام بنانے میں اسکی تعظیم ہے۔
حالانکہ وہ مستحق تو ہیں ہے۔ کہ اسکی اہانتہ شرعاً واجب ہے۔ گو فاسق دوسرے
مقتدیوں سے زیادہ عالم ہی کیوں نہ ہو۔ مگر علت کو اہانتہ پر بھی باقی ہی رہیگی
کیونکہ ایسے بے پرواہ آدمی کا کیا اعتبار کہ وہ بے وضو ہی مقتدیوں کو نماز
پڑھا دے پس وہ مبتدع کی طرح ہے کہ اسکی امامت بہر حال کروہ تحریمی ہے۔
اسی لئے تو اسے پیچھے نماز حضرت امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک
سرے سے ہوتی ہی نہیں۔

اما الفاسق فقد هلكوا كما هلكوا
بانه لا يهتم لامر دينه وبان في تقديره
للامامة تعظيمة وقد وجب عليهم اهانتهم شرعاً
ولا يخفى ان انا كان اعلم من غيره لا تزول
العلية فانه لا يؤمن ان يصل بهم بغير
طهارة فهو كل مبتدع تكبر (تحمقاً) اما لكل حال
ولذلك تجز الصلوة خلفاً اصلاً عند
مالك ورواية عند احمد (بن حنبل)

حضرت امام احمدؒ کے مذہب کی قطعی جہی لگے آتی ہے۔ جس میں صراحت کی ہے کہ اگر کسی فاسق امام کے پیچھے کسی مجیدی سے نماز

پڑھنی ہی پڑ جائے تو اسکو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ کہ آدمی کے ذمے وہ نماز بدستور باقی رہتی ہے۔ چونکہ فاسق کے پیچھے نماز کردہ تحریمی ہوتی ہے اس لئے اس کا اعادہ واجب ہے۔ » و مختار کے باب قضاء القوائت میں ایک کلیہ بیان کیا ہے کہ: ہر کسی صلوٰۃ اذیت مع کراہۃ التحريم تعاد اسی وجوہاً۔ | جو نماز بھی کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کیجائے اسکو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

(۳۷)

اس کے نیچے شامی نے ایک لمبی تفصیل میں معراج اللہایۃ سے نقل کیا ہے:

(۳۸)

وفی جامع الترمذی - لوصلی فی ثوب فیہ | جامع ترمذی میں ہے کہ اگر کوئی شخص صورت دار کپڑے میں نماز پڑھے تو صورۃ بیکرہ وتجب الاعادة قال ابو الیسر | وہ نماز مکروہ ہوگی اور اسکو دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔ امام مدرالاسلام ابو الیسر ہوا الحکم فی کل صلوٰۃ اذیت مع الکراہۃ۔ | بزدی متوفی ۹۳ھ نے فرمایا کہ جو نماز بھی کراہت کے ساتھ ادا کیجائے اسکا یہی حکم ہے۔

اس سے چھ سطر بعد امام ابن عمام صاحب فتح القدیر کا قول رحمت رنگ تبدیل سے نقل کیا ہے:

(۳۹)

وقال شیخنا یعنی ابن الہمام لا اشکال فی | اور ہمارے شیخ ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ مکروہ نماز کے دوبارہ لوٹانے میں کوئی وجود الاعادة ازہوم فی کل صلوٰۃ اذیت مع الکراہۃ التحريم۔ | اشکال نہیں کیونکہ جو نماز بھی کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کیجائے اسکا یہی حکم ہے۔

اور اس سے دس سطر بعد علامہ خیر الدین رملی کے حاشیہ بحر الرائق سے علامہ مقدسی کی عبارت نقل کی ہے:

(۴۰)

لاطلاق قولہم کل صلوٰۃ اذیت مع الکراہۃ | قہما و کرام کا مطلق قول ہے کہ جو نماز بھی کراہت کے ساتھ ادا کیجائے اس کے سبیلہا الاعادة۔ | درست ہو نیکی سبیل اعادہ (یعنی دوبارہ لوٹانا) ہی ہے۔

اور اس سے چند سطر بعد کرد بات فتح القدیر سے یہ تفصیل نقل کی ہے کہ:

(۴۱)

ان الحق التفصیل بین کون ثلاث الکراہۃ | حق یہ ہے کہ اس مسئلہ میں تفصیل کیجائے کہ اگر کراہت تحریمی ہو تو نماز کا دوبارہ کرنا واجب ہے۔ یعنی دوبارہ واجب ہوگا۔ اور اگر مکروہ تریبہ ہو تو مستحب ہوگا۔ یعنی وقت میں اور وقت کے بعد بھی مستحب ہوگا۔

تیس ان تمام دافع تصریحات سے تو بخوبی واضح ہو گیا کہ (۱) ایک قبضہ کم از کم ڈالوسی رکھنی واجب ہے جس کا ثبوت احادیث سے ہوا ہے نہ یہ کہ وہ سنت ہے۔ جیسے کہ بعض جاہل محققین کا وہم ہے۔ (۲) اس مقررہ مقدار سے ڈالوسی کو کتر یا منذاکر کم کرنا نہ صرف شیطان بعین کے حکم کی تعمیل ہی ہے بلکہ قوم لوط کے عمل کی پیروی اور مجوسیوں کے مذہب کی اتباع اور یہود و ہنود اور مشرکوں اور ملحدوں کے طریقے کی تقلید ہے۔ ظاہر مسلمان کو اس تقلید و اتباع و پیروی سے بچائے۔ آمین۔ (۳) جو امام ڈالوسی کو کتر یا منذاکر ایک قبضہ سے کم کرنا ہو وہ چونکہ بوجہ اتباع خواہشات نفس فعل حرام کا مرتکب اور اس پر مصر ہے اسلئے وہ فاسق ہو گیا ہے۔ اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔ جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ اس لئے ایسے ڈالوسی کرتے کو امام بنانا بھی حرام ہے۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علما اتم و احکم +

ایک ضروری وضاحت

بعض کم علم لوگ اس قسم کے مسئلے سن کر کہ جیتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے کہ صَلَّوْاْ خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّ فَاجِرٍ ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ اسے جواب میں عرض ہے کہ اول تو یہ حدیث مرسل ہے۔ اس کے مقابلے میں حضور علیہ السلام نے صحیح حدیثوں میں نہایت تاکید و صراحتاً حکم فرمایا ہے کہ اپنے امام نیک لوگوں کو بنایا کرو کیونکہ وہ خدا کے سامنے تمہارے نمائندے ہیں۔ اور فرمایا کہ فاسق مومن کو ہرگز امامت نہ کر لے۔ مگر یہ کہ فاسق (امام،

تو مقتدی کو معذور نہ سمجھا جائیگا۔ بلکہ اسکو پاس ہے کہ اس امام کے پیچھے جا پڑے ہو نماز اطمینان سے پڑھتا ہو۔

ایک شخص نے ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھی جو قرات بگاڑ کر پڑھتا ہو تو اس پر ضروری ہے کہ وہ اس نماز کو لوٹائے۔

شرح نور الایضاح میں ہے یہ

اور سراج میں سوال ہے کہ کیا زیادہ بہتر ان لوگوں دینی فاسق، اندھے اور اعرابی میں، کے پیچھے نماز پڑھنا ہے یا اکیلے پڑھنا ہے؟ جواب میں کہا گیا کہ فاسق کے پیچھے نماز پڑھ لینا بہتر ہے اس قول کی بنا پر کہ اسکی امامت مکروہ تریبی ہے۔ اور اس قول پر کہ اسکی امامت مکروہ تحریمی ہے تو پھر اس کے پیچھے نماز پڑھنی بہتر نہیں۔ بلکہ اکیلے ہی پڑھنی بہتر ہے۔

اور اس بحث کی ابتداء میں ابو سعید سے مذکور ہوا کہ فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے جس کا اعادہ واجب۔ اور اگر کچھ بھی نہ ہو تو بھی مکروہ تریبی تو بہر حال ہے ہی۔ اس کا اعادہ بھی مستحب ہے۔ جیسے کہ اوپر

الاعتقاد علیہ و ولیقتدی بمن یاتنی بہا۔

اور سنئے! آخر شتی میں ہے یہ: صلے خلف امام یلحق ینبغی ان یعیل۔

اور سنئے! الخطاوی حاشیہ مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے یہ

و فی السراج حل الفضل ان یصل خلف هؤلاء امر الانفراد قیل ما فی الفاسق فالصلوة خلفه اولى علی القول ان امامته مکروہة تنزیہاً۔ و اما علی القول بکراہة التحریم فلا۔ انتہی۔

اور اس بحث کی ابتداء میں ابو سعید سے مذکور ہوا کہ فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے جس کا اعادہ واجب۔ اور اگر کچھ بھی نہ ہو تو بھی مکروہ تریبی تو بہر حال ہے ہی۔ اس کا اعادہ بھی مستحب ہے۔ جیسے کہ اوپر

حوالہ میں گزرا ہے۔ واللہ اعلم۔